تفسیر القاء الرحمٰن ترجمہ الہام الرحمٰن کے بارے میں چند گذارشات

(پیش لفظ)

تفسیر الہام الرحمٰن، قرآن شریف کی بعض آیاتِ مقدسہ کی مختصر اور جامعہ ایسی تفسیر ہے جو کہ حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تعلیمات، فکر اور فلسفہ کی عکاسی کرتے ہوئے روس کے ایک باشندہ موسیٰ جار اللہ نے اپنے روحانی اور علمی استاد محترم مولانا عبیداللہ سندھی، جن کے پاس انہوں نے مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر تفسیر، فقہ، اصولِ حدیث اور املاء پڑھی تھی۔ انہوں نے بڑے غور وخوض اور محنت سے عربی میں لکھی۔ یہ تفسیر بہت مشہور ہوئی یہاں تک کہ حضرت شاہ ولی اللہ کے فلسفہ اور فکر کو عام کرنے کے لئے حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کے ایک دوسرے شاگردِ رشید ابوالعلاء محمد اسماعیل گودھروی نے اس کا اردو ترجمہ القاء الرحمٰن کے نام سے کیا۔ یہ اردو ترجمہ حضرت علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد نے نہ صرف اکیڈمی کے ماہنامہ "الولی" میں سلسلہ وار شائع کیا بلکہ کئی مقامات پر ابوسعید سندھی کے قلمی نام سے حواشی بھی لکھے۔ میں نے ہر مقام پر ان کا نام عمداً ظاہر کیا ہے بلکہ "الولی" کے ان شماروں کو بھی حوالے کے طور پر لکھا ہے جو کہ جنوری/فروری 1988ء مطابق جمادی الثانی 1408ھ سے لے کر چوبیس اقساط میں مارچ 1991ء میں اسے مکمل کیا۔

میں نے اس اردو ترجمہ کو کتابی شکل میں اس لئے پیش کیا ہے کہ اب یہ کتاب آسانی سے پڑھی جاسکتی ہے اور محفوظ کی جاسکتی ہے۔ حوالے کے طور پر بھی شاہ ولی اللہ کے افکار کی وسیع پیمانے پر ترویج کی جاسکتی ہے۔

تاریخ، فقہ اور مذہب کا طالب علم اس مختصر و جامع تفسیر سے گذر کر جب دوسرے تفاسیر کو پڑھنے لگے گا تو اسے یقینی طور پر بڑا فرق محسوس ہوگا۔ شاہ ولی اللہ کی تعلیمات اور فلسفہ ہر دور میں علماء و سیاستدانوں کو گائیڈ لائین دیتا رہا ہے اور بعد میں آنے والے کئی تفاسیر میں بھی اس تفسیر نے انفرادیت قائم رکھی ہوئی ہے۔

اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ، آپ کے روحانی شاگرد مولانا عبیداللہ سندھی اور ان کے شاگردِ رشید موسیٰ جار اللہ، مولانا محمد اسماعیل گودھروی اور حضرت علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی کے

مرقدوں کو اپنے نور سے بھردے، کیونکہ ان سب نے اپنے اپنے طور پر اس تفسیر پر بڑی محنت کی ہے اور میں بھی اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ اس اہم چیز کو عام کرنے کی توفیق اللہ جل شانہ نے مجھے عطا کی اور میں نے چار مہینے کی مختصر مدت میں یہ تفسیر تیسری کتاب کے طور پر شایع کی ہے، جو کہ ''الولی'' مخزن کے شماروں مئی 2006ء سے اپریل 2007ء تک کے برابر ہے، جبکہ اس سے پہلی کتاب ''فیوض الحرمین سعادتِ کونین'' اپریل 2004ء سے اپریل 2006ء تک کے شماروں کے برابر شائع کی جاچکی ہے۔ اسی طرح سندھی ماہنامہ ''الرحیم'' کے 2004ء تا 2006ء کے پرچوں کے برابر کتاب ''شاہ ولی اللہ محدث دہلوی -شخصیت، فکر اور فلسفہ'' شائع ہوچکی ہے۔

اس تفسیر ''القاء الرحمٰن'' کی اہمیت ان اہم مسائل سے ہے جو قرآن شریف میں واضح طور پر مختلف آیات میں بیان کیئے گیئے ہیں۔ مگر اصل چیز ایک اور بھی ہے وہ یہ کہ اس تفسیر میں پچھلے کئی ادوار کے سیاسی حالات پر بھی نظر ڈالی گئی ہے اور مسلمان حکومتوں سے عیسائی اور دیگر مذہبی حکومتوں کا موازنہ بھی کیا گیا ہے۔ جنگِ عظیم اول اور جنگِ عظیم دوئم پر خصوصی طور پر لکھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کے طور پر دیکھا اور لکھا گیا ہے۔ سورہ بقرۃ کی خاص آیات پر بھی لکھا گیا ہے۔ اجتماعیت کے چار مراتب کا ذکر ہے۔ قرآن شریف میں ''مغضوب علیھم'' پر خصوصی طور پر لکھا گیا ہے۔ یعنی یہود کی معاشرت اور سیاست پر نظر ڈالی گئی ہے۔ غارِ حرا میں نزول وحی کی حکمت بیان کی گئی ہے۔ اگر فہرست پر نگاہ ڈالی جائے تو ایسے لاتعداد عنوانات نظر آئیں گے کہ ذہن فوراً سوچنے لگے گا کہ فلاں فلاں عنوان میں کیا کیا لکھا گیا ہے۔ اس تفسیر میں کئی قصے بھی بیان کیئے گیئے ہیں جس طرح قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کئی انبیاء اور کئی اقوام کے قصے بیان فرمائے ہیں تو فاضل مفسر نے بھی اپنے بیانات کی مدد میں یا سمجھانے کے لئے کئی قصے اور کہانیاں پیش کی ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ اس تفسیر کو جو ''الولی'' مخزن کے چوبیس شماروں میں تقسیم تھا، اب ایک کتاب میں پاکر پڑھنے والے نہ فقط دعائیں دیں گے بلکہ ان کو بھی بہت فائدہ ہوگا۔

دعا ہے کہ جس نیت سے یہ تفسیر شائع کی گئی ہے وہ فوائد موجودہ اور بعد کی نسلیں اس سے ضرور حاصل کریں گے اور اللہ کے حضور اپنے اعمال صالحہ سے ضرور سرخرد ہوں گے۔ آمین ثم آمین

خادم الدین والعلم

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری

12 جون 2007